# Aligarh Journal of Interfaith Studies

AJIS

Peer Reviewed, , Open Access International Journal
ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020



HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT


# بین المذہبی مطالعات: خوش آئند رجحانات


## پروفیسر عبدالرحیم قدوائی

پروفیسر انگریزی وڈائرکٹر کے۔اے۔نظامی قرآنک سینٹر
مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

**Email:** sulaim_05@yahoo.co.in



| **ARTICLE DETAILS** | **ABSTRACT** |
|---|---|
| **Article History**<br>Published Online:<br>_Published_<br><br>**Key words**:<br>➢ Interfaith Dialogue<br>➢ Orientalism<br>➢ | شومئ قسمت سے مغرب اور مشرق دونوں جگہ بین المذہبی مطالعے کی علمی روایت مناظرے، مناقشے اور مجادلے سے داغدار رہی ہے۔ مغرب میں استشراق (Orientalism) کی تقریباً ایک ہزار سال قدیم تاریخ اسلام / قرآن مجید اور سیرۃ طیبہ کے ہر ہر پہلو کے خلاف تعصبات، ہرزہ سرائی اور صریحاً دروغ گوئی کی داستان ہے۔<br><br>یہاں زیر نظر اس نوع کی تصانیف کا محاکمہ نہیں بلکہ اس کے بالکل برعکس اس باب میں ایک خوش کن تبدیلی کی زیریں لےٗاور بعض باعث مسرت اور طمانیت بخش رجحانات کی نشاندہی مقصود ہے۔ ان رجحانات کے فروغ اور استحکام سے مغرب |



Home | FAQs | Plagiarism Policy | Open Access Policy | Disclaimer Policy | Privacy Policy | Site Map | Contact Us | © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553



Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

| | |
|---|---|
| اور عالم اسلام اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین بغض وعناد کے بجائے تکثیریت، بقائے باہمی اور مذہبی تحمل کی حیات بخش اقدار کا رواج ہو اور ہم ایک پُرامن، صلح کل دنیا میں اپنی زندگی بسر کریں اور تمام مذاہب کے پیرو سلامتی اور آشتی کی فضاء میں اپنے مذہبی عقائد اور شعائر پر عامل رہتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں ۔ | |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مغرب / عالم عیسائیت میں اسلام / قرآن کریم / سیرۃ طیبہ اور مسلمانوں کے خلاف باطل گوئی ، افتراء اور بہتان طرازی کا سلسلہ ساتویں صدی یعنی اسلام کی عین ابتداء سے اب تک جاری ہے۔ ہر چند کہ ایسیودر (Isiodre) ( م۶۳۶ ) اسپین کے شہر اشبیلیہ کا اسقف اعظم، رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا عین معاصر تھا لیکن اس نے اسلام کو بطور مذہب تسلیم کرنے سے مطلق انکار کر دیا اور اپنے سامعین اور متبعین کو یہ تاثر دیا کہ اسلام عیسائیت کا ایک مضحکہ خیز چربہ ہے۔ اسی کی مانند عیسائی عالم دین یوحنا (John) ۶۷۵ء-۷۴۹ء) دمشق کا باشندہ ہونے کے ناطے اسلام اور اور مسلمانوں سے روبرو واقف تھا لیکن اپنے خبث باطنی اور کوتاہ بینی کے باعث اس نے اسلام کو ایک بت پرست فرقے کے طور پر تعبیر کیا اور قرآن مجید / رسول اکرمؐ پر بائبل سے سرقے کا الزام بلکہ بہتان باندھا۔ چونکہ اس کا تعلق عالم اسلام کے عین قلب سے تھا، اس کے فرمودات عالم عیسائیت / یوروپ میں قول فیصل قرار دیئے گئے اور گویا روز اول ہی سے مغرب میں یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا اپنا کوئی وجود، کوئی اساس یا کوئی شناخت نہیں ہے۔

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5
AJIS

یہ حقیقت بعض مسلم قارئین کے لئے باعث استعجاب ہوگی لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ عیسائیت میں وحیِ الٰہی، کلام اللہ حتی کہ رسالت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اپنے باطل، خود ساختہ تثلیث، ابن اللہ اور عیسیٰ کے شافع اور نجات دہندہ ہونے کے عقائد کے زیر اثر ان کا ذہن آج تک اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا کہ اللہ نے اپنا کلام اپنے فرشتے جبرئیل کے ذریعے اپنے منتخب کردہ بندے یعنی نبی کو بھیجا۔ عیسائی ذہن میں کسی بشر کا رسول اللہ ہونا یا حامل وحی ہونا ناقابل تصور ہے کہ ان کے عقیدے کے مطابق عیسیٰ خدا بھی ہیں، اس کے فرزند اور فرستادہ بھی اور ان کا ہر قول وحی ہے۔ اپنے ان مزعومات میں غلطاں و پیچاں مغرب اور عیسائیوں کے لئے قرآن مجید کا کلام اللہ ہونا یا محمد ﷺ ابن عبد اللہ کا نبی اور رسول ہونا ہرگز قابل اعتنا نہ تھا۔ اسلامی عبادات، عقائد، اخلاق اور شعائر وغیرہ کو انھوں نے اصلاً بائبل اور تبعاً اور ضمناً عرب اور مقامی روایات اور رسوم و رواج کے ایک ملغوبے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں دی۔

یہاں بائبل سے متعلق ایک صراحت ضروری ہے بائبل مجموعہ ہے یہود کی مذہبی کتب عہد نامہ عتیق (Old Testament) اور عیسائی مذہبی کتب یعنی عہد نامہ جدید (New Testament) کا۔ کوئی غالی عیسائی بھی بائبل سے متعلق اپنے قلب و ذہن میں اس تقدس ، استناد اور احترام کا شائبہ تک بھی نہیں رکھتا ہے جو ہر مسلمان کے دل اور دماغ میں قرآن مجید سے متعلق موجزن رہتا ہے۔ عیسائیوں کے مطابق بائبل اصلاً ایک تاریخی، ثقافتی دستاویز ہے جس میں ضمناً موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے اقوال بھی درج ہیں ورنہ یہ متاخر مصنفین کی تحریروں کا مجموعہ ہے جس میں باہمی اختلافات بلکہ تضادات تک پائے جاتے ہیں اور عیسائی عقائد کی تشکیل اور تدوین کا سلسلہ آٹھویں صدی تک Councils کے فیصلوں کی رو سے ہوتا رہا اور یہ فیصلے اجماع سے اکثر محروم رہتے اور اسی باعث ان فیصلوں کے ناقدین اور معترضین عیسائیت سے خارج کئے جاتے رہے اور وہ نئے نئے عیسائی فرقے قائم کرتے رہے۔

اس جملۂ معترضہ سے قطع نظر یہاں اصل موضوع استشراق کی عام روایت سے خوشگوار انحراف کی چند مثالوں کا ذکر مقصود ہے۔ مستشرقین اور مغربی مؤرخین نے اسلام / قرآن مجید / سیرۃ طیبہ کے خلاف جو

ہفوات قلم بند کی ہیں وہ نقل کفر کفر نباشد کے تحت بھی یہاں بطور نمونہ درج نہیں کی جاسکتی۔ اوائل اسلام ہی سے بطور مذہب اسلام کے انکار، صدیوں کو محیط خوں آشام صلیبی جنگوں اور بعد کے ادوار میں بھی عسکری، سیاسی اور تجارتی تنازعات کے باعث عیسائی / مسلم یا مغرب اور عالم اسلام کے مابین مخاصمت میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اٹھارویں صدی سے بیسویں صدی تک مسلم ممالک پر مغربی استعماریت کی یلغار، سقوط خلافت عثمانیہ، عرب سرزمین پر اسرائیل ملک کی تخلیق اور اس کے بطن سے پیدا قضیہ فلسطین اور حالیہ عشروں میں یکے بعد دیگرے متعدد مسلم ممالک کی تباہی اور بربادی امریکی جارحیت، نتیجتے لاکھوں مسلمانوں کی ہلاکت، متعدد مسلم ممالک کی تاراجی اور اس کے نتیجے میں لاکھوں مہاجرین کے المناک مصائب ایک عفریت کی شکل میں ہم سب کے سامنے ہیں۔

استشراق کی بحیثیت مجموعی اسلام شکن روایت کے باوصف چند مغربی اہل قلم کی حق پسند استثنائی کتابوں کا ذکر ذیل میں پیش ہے۔ اہم تر نکتہ یہ ہے کہ آج کے معروف اسلام دشمن (Islamophobia) مہم کے اس بدترین دور میں یہ تصانیف منصفانہ بین المذہبی مطالعے کی عکاس ہیں کہ ان مغربی مفکرین اور مؤرخین نے اسلام کو حقانیت کا اثبات کیا ہے جو کہ نہ صرف مسلمانانِ عالم کے لئے باعث مسرت ہے بلکہ یہ بنی نوع انسان کے لئے ایک نیک فال ہے۔ تعداد میں کم ہونے کے باوجود بھی یہ تصانیف اپنی وقعت کے لحاظ سے اس تیرہ اور تاریک موحول میں ایک غیر مترقبہ نعمت سے کم نہیں اور اس قرآنی حقیقت کی ترجمان ہیں کہ ایسے ناسازگار ماحول میں بھی اللہ بعض سعید ارواح کو قلب سلیم بخش سکتا ہے جس کی ایک نمایاں مثال خود قرآنِ کریم میں فرعون کی اہلیہ کے قبول ایمان کی ہے۔

سطور ذیل میں بین المذہبی مودت اور اتحاد کی علم بردار اور مغربی اہل قلم کی منتخب تصانیف کا تعارف پیش ہے تاکہ مسلم قارئین مغربی علم ودانش کے اس روشن پہلو سے واقف ہوں اور اپنے تصور جہاں اور فکر میں اس توسیع اور تکثیریت کو اختیار کریں جس کی اسلام تلقین کرتا ہے۔ یہ اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ہم

ISSN:2582-7553



اس ارفع اسلامی تعلیم پر کاربند رہنے سے مطلق غافل رہتے ہیں اور غیر مسلموں کا کیا مذکور خود اپنے مسلک اور فروعی اختلافات کی بنیاد پر اپنے کلمہ گو برادرانِ اسلام کو تہہ تیغ کرتے رہتے ہیں۔

استشراق کی عام اسلامی مخالف روایت سے انحراف بلکہ اس کی تردید کی سب سے پہلی خوشگوار مثال Henry Stubbe(1676-1632) کی اسلام / سیرۃ طیبہ پر تصنیف An Account of the Rise and Progress of Mahometanism ہے۔ یہ امر بھی البتہ کسی عجوبے سے کم نہیں کہ ۱۶۷۰؁ میں تحریر اس تصنیف کی اشاعت تقریباً ڈھائی سو سال بعد ۱۹۱۱؁ میں ممکن ہوئی۔ فاضل مصنف نے رسول اکرمؐ کو ایک عظیم شارع اور مقنن قرار دیا ہے۔ ۲۰۱۳؁ میں کولمبیا یونیورسٹی پریس، امریکہ سے ممتاز فاضل Nabil Matar کے عالمانہ مقدمے اور بصیرت افروز حواشی سے مملویہ تصنیف پھر بڑی آب و تاب کے ساتھ علمی منظرنامے پر نمایاں ہوئی ہے۔ اس برطانوی مصنف نے قرآن مجید کو کتاب اللہ تسلیم کیا ہے اور بت پرستی کی بیخ کنی کی ستائش کی ہے۔

بین المذہبی مطالعے اور اسلام کے بارے میں مغرب میں عام سنگین غلط فہمیوں بلکہ جہالت کا ایک حد تک ازالہ ممتاز جرمن ادیب Goethe گوئٹے( ۱۷۴۹۔۱۸۳۲ ) نے کیا۔ ان کی تصنیف Mahomet's Song (1774) میں رسول اکرمؐ کے مناقب خلیفہ علیؓ ابن ابی طالب کی زبانی بیان کئے گئے ہیں کہ آپؐ کی تعلیمات کے زیر اثر اولاً عرب اور پھر دنیا کے مختلف خطے ایک حقیقی مذہب اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے کیسے روشناس اور عمل پیرا ہوئے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال جرمن زبان و ادب کے منتہی تھے اپنے کلام میں انھوں نے گوئٹے کی اس صدق مقالی کا استحسان کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ممتاز برطانوی مؤرخ Gibbon (1737-1794) نے رومی سلطنت کے زوال پر اپنی قاموسی تاریخ اور تجزیے میں اسلام پر بھی رائے زنی کی ہے اور بعض رکیک الزامات کی تردید کی ہے۔ سیرۃ طیبہ کے ضمن میں ان کا موقف بڑی حد تک متوازن بلکہ مثبت ہے۔

 © 2020Copyright AJIS

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

البتہ اسلام / سیرۃ طیبہ کو مغربی فضلا اور دانشوروں سے مخاطب اپنے محاضرے میں مدلل اور منطقی طور پر عظیم اور وقیع ثابت کرنے کا شرف برطانوی نثر نگار کارلائل (Thomas Carlyle) (۱۷۹۵۔۱۸۸۱) کو حاصل ہے۔۸ رمئی ۱۸۴۰ء میں برطانوی علماء اور ارباب کلیسا کو خطاب کرتے ہوئے فاضل مقرر نے پورے جوش خطابت اور استدلال اور استناد کے ساتھ اس حقیقت کو واشگاف کیا کہ تاریخ عالم میں رسول اکرمؐ کا مرتبہ بطل جلیل کا ہے اور اس تاریخی حقیقت کو دیانتداری کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔ان کا یہ شاہکار خطبہ ان کی تصنیف On Heroes, Hero- Worship, and the Heroic in History میں شامل ہے۔معروف مستشرق واٹ W.M. Watt کے الفاظ میں کارلائل نے مغرب کی تاریخ میں پہلی دفعہ پیغمبر اسلام کے منفرد روحانی تجربے اور اس کی رفعت کو پیش کیا۔کارلائل نے رسول اکرمؐ کے جذبۂ صادق، کامل اخلاص اور بے لوث خدمت انسانیت کو بھی خراجِ تحسین ادا کیا۔

بیسویں اور اکیسویں صدی میں اسی مثبت، صالح طرز فکر کی نمائندہ تصانیف کیفیت اور کمیت دونوں اعتبار سے قابل لحاظ ہیں اور بہتر عیسائی / مسلم تعلقات کی نوید ہیں۔

گوئٹے کے نقش قدم پر عامل آسٹریا کے شہرہ آفاق یورپی شاعر Rainer Maria Rilke (1875-1926) نے اپنی شہرہ آفاق نظم میں رسول اکرمؐ کے حامل وحیٔ الٰہی اور پیغمبر صادق ہونے کا ذکر محبت اور عقیدت کے ساتھ کیا ہے اور اہل مغرب کو آپؐ کے گراں مایہ کردار بالخصوص عجز وانکسار، عبدیت اور صداقت سے متعارف کیا ہے۔ Rilke نے وحیٔ الٰہی کے اولین لفظ "اقرا ء کی جامعتر اور نافعیت سے اپنے از حد متاثر ہونے کا بڑے روح پرور انداز میں ذکر کیا ہے۔قرآن مجید کے اعجاز کے بارے میں بھی انھوں نے متعدد کلماتِ خیر رقم کئے ہیں Rilke یوروپی ادب کی ایک قد آور شخصیت ہیں لہٰذا ان کا یہ خراجِ تحسین مغرب کے علمی اور ادبی حلقوں میں موئثر ثابت ہوا۔

اسی تعمیری رجحان کی اس سے بھی زیادہ تابناک مثال ہے امریکی مصنف (1932) Michael Hart کی مشہور زمانہ تصنیف The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5

(1978) عوامی سطح پر اس تصنیف کی غیر معمولی پذیرائی ہوئی اور اب تک اس کے لاکھوں نسخے طبع ہو چکے ہیں۔ مصنف کے پیش نظر تاریخ عالم کی سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا انتخاب تھا۔ اپنی فراست اور وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھوں نے تاریخ عالم کے سو مشاہیر میں صف اول کا حقدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا ہے۔ اپنے مقدمے میں انھوں نے یہ صراحت کی ہے کہ ممکن ہے کہ ان کا یہ انتخاب بعض مغربی مبصرین کو گراں گزرے لیکن وہ اپنی تحقیق عمیق اور پوری دیانتداری کے ساتھ اور انتہائی غور و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ مذہب، تاریخ، تمدن حتی کہ روزمرہ کا طرزِ زندگی تک یکسر تبدیل کر دینے والی کوئی شخصیت رسول اکرمؐ کی ہمسر نہیں۔ دیگر اساطین علم و فن اور مذہبی قائدین مثلاً عیسیٰؑ، موسیٰؑ، افلاطون، ارسطو، مارکس، فرائڈ وغیرہ کے کارنامے مسلّم لیکن نظری اور عملی دونوں اعتبار سے صرف رسول اکرمؐ ہی نے بنی نوع انسان کی قلب ماہیت کر دی اور انسانیت کے لئے ایک طبع زاد اور حد درجے نفع بخش راہِ حیات پیش کر دی۔ اس سے بھی اہم تر نکتہ یہ ہے کہ آج تک اور چودہ سو سال کا طول طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اربوں انسانوں کے لئے آپؐ کا ہر ہر قول اور فعل لائق تقلید اور باعث برکت ہے اور وہ اس پر برضا و رغبت عمل پیرا بھی ہیں، انسانی قلب و ذہن کی ایسی تسخیر کسی کشور کشا کے نصیب میں پوری تاریخ عالم میں نہیں آئی۔

سیرۃ طیبہ اور اسلامی تمدن اور ثقافت کی دلکش تعبیر اور تشریح جرمن عالمہ خاتون شمل Annemarie Schimmel (1922-2003) کے یہاں بھی جلوہ گر ہے۔ سیرت پاک پر آپ کی تصنیف And Muhammad is his Messenger (1985) میں رسول اکرمؐ کو ایک مثالی شخصیت کے طور پر مغرب میں متعارف کیا اور انسانیت پر آپؐ کے احسانات کو رقم کیا۔ سیرۃ طیبہ کے منصفانہ مطالعے کے لئے یہ تصنیف اہل مغرب کے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔ یہ عالمہ عربی، فارسی، اردو، ترکی اور پشتو زبانوں پر دسترس رکھتی تھیں۔ ایک لحاظ سے ان ہی کا مثل برطانوی خاتون ماہر الٰہیات Karen Armstrong (1944) ہیں۔ اس دور الحاد میں خدا اور مذہب کی اہمیت اور نافعیت پر ان کی تصانیف قابل قدر ہی نہیں بلکہ تریاق کی تاثیر

 © 2020Copyright AJIS

رکھتی ہیں۔ ان کو سیرۃ طیبہ پر دو گراں قدر تصانیف پیش کرنے کا امتیاز حاصل ہے۔ Muhammad: A Biography of the Prophet (1991) اور Muhammad: A Prophet for Our Time (1995) موئخر الذکر کا عنوان ہی ان کی صالح فکر کا غماز ہے۔ ان کے یہاں مغربی ذہن کو جہاد کے صحیح اسلامی تصور سے آگاہ کرنے کی سعی محمود ملتی ہے۔ انھوں نے رسول اکرمؐ کو شفقت اور رافت کا پیکر قرار دیتے ہوئے اہل مغرب کو آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر توجہ اور عمل کی ترغیب دی ہے۔ ان کی تصانیف کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ رسول اکرمؐ کی اعلیٰ تعلیمات آج پوری دنیا کے لئے راہ نجات ہیں۔

جان ادئیر (1931) John Adair ہمارے عہد کے مقبول موضوع Management (قیادت اور سیاست) کے گویا بابائے فن ہیں۔ اس موضوع پر اپنے اختصاص کے تناظر میں انھوں نے رسول اکرمؐ کو تاریخ عالم میں بہترین قائد قرار دیا ہے۔ ان کے فن کی رو سے قیادت اور سیادت کے تمام ممکنہ اور امتیازی اوصاف اپنے انتہائی حسن و جمال کے ساتھ آپؐ کی مقناطیسی شخصیت میں جلوہ گر تھے۔

نارمن ڈینیل (Norman Daniel 1919-1992) کی تصانیف اس لحاظ سے اہم ہیں کہ اس منصف مزاج اور حق گو مؤرخ نے ساتویں صدی سے سولھویں صدی تک مغرب میں تحریر اسلام کے خلاف بے بنیاد الزامات پر مشتمل تمام حکایات، مخطوطات اور مطبوعات کے دستاویزی ثبوت محفوظ کر دیئے ہیں کہ کس کس انداز میں اسلام / قرآن مجید اور سیرۃ طیبہ کو مسخ کیا گیا۔ ان کے بنیادی مآخذ میں لوک گیت، صلیبی جنگوں میں شرکت کے بارے میں تشویق سے عبارت زبانی، رزمیہ نظموں، عوامی ڈراموں اور ارباب کلیسا کے فرمودات شامل ہیں۔ کم و بیش ان ہی خطوط پر آج کے مؤرخ (1959) John Tolan نے ایسے ہی تاریخی شواہد کو یکجا بھی کیا ہے اور ان کا یہ بصیرت افروز تعاقب بھی ہے کہ عہد بہ عہد مغربی اہل قلم اسلام کو کیسے مطعون کرتے رہے تاکہ عوام الناس اصل اسلام سے واقف ہی نہ ہو پائیں بلکہ اس سے نفور کریں۔

اسکاٹ لینڈ کے مشہور مستشرق سیرت نگار (1909-2006) W.M. Watt کو اپنی آخر عمر میں بہر کیف یہ سعادت حاصل ہو گیئ کہ انھوں نے رسول اکرمؐ کو نبی بر حق تسلیم کیا اور اس ضمن میں اہل مغرب

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
December 2021, Volume 1, Issue 5
AJIS

کی نارسائی پر تاسف کا اظہار بھی کیا۔ ان کی رائے میں رسول اکرمؐ کے تین امتیازات خصوصی ہیں: روشن ضمیری، حکمت اور قائدانہ صلاحیت۔

ہر چند کہ امریکی مؤرخ Frederick Quinn (1935) کلیسا سے وابستہ رہے اور اب امریکی دانشگاہوں میں شعبۂ تاریخ میں استاد ہیں انھوں نے اپنی تصنیف The Sum of All Horesies: The Image of Islam in Western Thought (2008) میں اس امر پر شدید معذرت پیش کی ہے کہ اپنے پندار میں بدمست مغرب نے اسلام کو محض ایک زندقہ کے طور پر مسترد کر دیا اور اس کے پیغام اور روح کی تفہیم سے ہمیشہ قاصر رہا۔ انھوں نے اپنے ان معاصر عیسائی مبلغین اور مقررین کے نام کی صراحت کے ساتھ مذمت کی ہے جو ہنوز اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی اور تدلیس میں مشغول ہیں۔ اسی طرح انھوں نے مغرب میں ان حالیہ واقعات پر اپنی قلبی مسرت اور انشراح کا اظہار کیا ہے کہ ۴/ جنوری ؁۲۰۰۷ میں امریکی پارلیمنٹ کے منتخب مسلمان رکن Keith Ellison نے قرآن مجید پر اپنا حلف لیا اور برطانیہ میں کئی عوامی خطبوں اور پھر جامعہ الازہر، مصر میں ۲۱/ مارچ ؁۲۰۰۶ میں Prince Charles نے اسلام کی ستائش کی اور اہل مغرب کو صدیوں کو محیط مسلمان فضلاء اور حکماء کے درخشاں کارناموں سے باخبر کیا۔

امریکہ میں ۱۱/ ستمبر ۲۰۰۱ء کے قابل نفریں دہشت گردی واقعے کے بعد نہ صرف ان نام نہاد مسلمانوں مجرموں کے خلاف بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قدرۃً مغرب میں غیظ اور غضب کا طوفان بپا ہو گیا۔ ان ہزاروں مغربی مطبوعات اور فلموں اور ٹیلی ویژن پر اسلام بربریت اور خوں ریزی کے مترادف پیش کیا گیا ہے۔ اس ہیجانی اور جانبدارانہ صورتحال میں بھی امریکی جامعات کے ممتاز فاضل John L. Esposito (1940) نے اپنی تصانیف میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں فکری اور جذباتی توازن کو برقرار رکھا اور اہل مغرب کو اسلام کے حقیقی، امن پسند پیغام سے آگاہ رکھنے کا خوشگوار فریضہ نہایت جراءت سے انجام دیا. ان کی بیش بہا تصنیف Oxford Encyclopedia of the Modern Islamic World (1995) میں اسلام اور سیرۃ طیبہ کی بڑی دلکش تصویر کشی کی ہے۔ سیرۃ طیبہ کے خلاف اہل مغرب کے قلب اور ذہن کو

کیسے صدیوں تک مسموم کیا جاتا رہا اور رسول اکرمؐ کی کردار کشی کے لئے کیسے قبیح حربے استعمال کئے گئے ان کا دستاویزی ثبوت اور اس شرمناک صورتحال پر اظہار معذرت کا افتخار برطانوی جامعہ Sussex کے شعبۂ انگریزی ادب کے فاضل (1975) Matthew Dimmock, کو حاصل ہے۔ اپنی دو وقیع تصانیف Mythologies of the Prophet Muhammad in Early Modern English Culture (2013) اور New Turkes: Dramatizing Islam (2005) میں انھوں نے مغربی تمدن اور ثقافت پر اسلامی روایات کے صحت مند اثرات کا تعریف اور توصیف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

بانیٔ مسلم یونیورسٹی سر سید احمد خاں (۱۸۱۷ء-۱۸۹۸ء) کے متعدد ذخیرہ کن کمالات میں ان کی تصنیف تبیین الکلام کو اس لحاظ سے اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے کہ ۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں مسلمانوں کے سقوطِ حکومت اور برطانوی حکومت کے غاصبانہ قبضے اور مسلمانوں کے خلاف وحشیانہ انتقام اور عیسائی مشنریوں کی جارحانہ اسلام دشمن بالخصوص مناظروں کے تاریخی پس منظر کے باوصف سر سید نے اسلام کے مذہبی رواداری اور بقائے باہمی کے اصولوں کے مطابق بائبل پر تفسیر تحریر کی۔ اس کا ایک مقصد اپنے عیسائی اور مسلمان قارئین کو اس حقیقت کی جانب متوجہ کرنا تھا کہ اسلام / قرآن مجید میں عیسائیت کو من جانب اللہ ایک خصوصی مقام حاصل ہے اور قرآن کریم نے ان کو اہل کتاب کے معزز لقب سے خطاب کیا ہے۔ بہتر عیسائی / مسلم تعلقات کے اپنے اس موقف کے پایۂ استناد کے لئے سر سید نے بائبل کے ایسے مندرجات کو نمایاں کیا ہے جو کہ قرآن مجید کے ہم معنی ہیں کیونکہ بائبل اور قرآن مجید دونوں کا منبع اور ماخذ وحی الٰہی ہے۔ البتہ اس ضمن میں بغیر کسی مداہنت یا موقع پرست مصلحت کوشی کے تحت سر سید نے بائبل کے ان تسامحات کو بھی آشکار کیا ہے جو کہ عقیدۂ توحید اور دیگر قرآنی بیانات سے متصادم ہیں اور جو تحریف کے باعث بائبل میں در آئے ہیں۔

اسی بین المذاہبی افہام اور تفہیم کی فکر کا آئینہ دار یہ حالیہ انگریزی ترجمۂ قرآن ہے The Quran with References to the Bible (2016) یہ ایک مسلم عالم صفی کسکس اور ایک عیسائی عالم دین David

Hungerford کی مشترکہ سعی ہے۔ اس ترجمۂ قرآن مجید میں تقریباً ہر آیت قرآنی کے مترادف اور ہم معنی بائبل کے اقتباس کی نشان دہی کی گئی ہے جس سے قرآن کریم اور بائبل میں مشترک اقدار اور تصور جہاں کی جامع اور واضح تصویر اہل مغرب پر عیاں ہوتی ہے۔ یہ صراحت البتہ ضروری ہے کہ اس تصنیف میں ان قرآنی آیات کے باب میں مکمل سکوت اختیار کیا گیا ہے جن میں عیسائیت کے محرفانہ عقائد کی تغلیط اور تردید کی گئی ہے البتہ اس تصنیف میں عقیدۂ توحید کا جابجا اثبات کیا گیا ہے۔ مشترک عیسائی اور اسلامی مذہبی ورثے کی عکاسی یہ تصنیف بین المذہبی مطالعے کا ایک اہم باب ہے۔

البتہ اس موضوع پر بہترین اور ہر مسلمان کے لئے قابل مطالعہ کتاب امریکی دانش گاہ Rice University کے شعبۂ عمرانیات کے پروفیسر Craig Considine (1985) کی مہتم بالشان تصنیف The Humanity of Muhammad: A Christian View (2020) ہے۔ یہ موصوف اپنے محاضرات اور مطبوعات کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اہل مغرب کے تحفظات ذہنی اور غلط فہمیوں کی تلافی کے لئے اس حد تک فعال رہتے ہیں کہ ان کے پوشیدہ طور پر مشرف بہ اسلام ہو جانے تک کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اپنی اسی رفیع الشان تصنیف میں موصوف نے رسول اکرمؐ کے اوصاف کاملہ کا تجزیہ بڑے اخلاص اور عقیدہ سے کیا ہے۔ اس تصنیف کے سرورق ہی پر مصنف کا یہ محاکمہ ثبت ہے: محمد رسول اللہ نے مذہبی تکثیریت کو اختیار کیا، بغیر کسی امتیاز کے اور مساوی مواقع کی بنیاد پر ہر انسان کو ایک امت کی شکل میں متحد کیا، نسل پرستی کے خلاف قدم اٹھائے، حصول علم کی ترغیب دی۔ حقوق نسواں عطا کئے اور ہر شعبۂ حیات میں اعتدال اور میانہ روی کا درس دیا۔

موصوف کے مطابق رسول اکرمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ اکرام اور احترام کا معاملہ کیا درج ذیل واقعات کی حقیقی روحانی قوت اور وسیع القلبی کے مظہر ہیں مثلاً ۶۳۱ء میں نجران، عرب کے عیسائیوں کا ایک وفد آپؐ سے تبادلۂ خیال کے لئے مسجد نبوی میں آیا اور جب شام کو ان کی عبادت کا وقت آیا تو اس کی ادائیگی کے لئے وہ باہر جانے لگے اس موقع پر آپؐ نے فرمایا: آپ بھی اللہ واحد کے پرستار ہیں آپ اسی مسجد میں اپنی عبادت

ادا کریں، اسی طرح کوہ سیا2 پر مقیم عیسائی راہبوں کو آپ نے امان اور تحفظ عطا کیا اور ایک تحریری دستاویز کے ذریعے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ آئندہ بھی کبھی ان سے تعرض نہ کریں۔ میثاق مدینہ اور اپنے الوداعی حج کے خطبے میں عدل اجتماعی کا وصف اس سے قبل تاریخ عالم میں غیر معروف اور نامانوس تھا کہ مذہبی اور نسلی اقلیتوں ،خواتین، یتیموں، کمزور افراد اور غلاموں کو انسان ہی نہیں متصور کیا جاتا تھا۔ آپؐ نے ان بے کس افراد کو عزت نفس، مساوات اور قانونی اور مالی حقوق بخشے مغرب کی فکری اور مذہبی تاریخ کے مطالعے سے فاضل مصنف پر یہ تلخ حقیقت عیاں ہوئی کہ دیدہ اور دانستہ طور پر صرف یہودی اور عیسائی روایات اور اقدار کا ذکر ہوتا ہے اور اسلامی روایات کو مطلق نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسی کے پیش نظر موصوف نے بین المذہبی مکالمے اور بہتر تعلقات کو اپنا مقصد حیات بنالیا ہے۔ ان کی یہ کاوش محمود بھی ہے اور لائق تقلید بھی۔

اپنی اس موقر تصنیف میں موصوف نے البتہ بجاطور پر یہ شکوہ کیا ہے کہ رسول اکرمؐ کی بین المذہبی تکریم کی روشن مثال اور پر امن بقائے باہمی کے آپؐ کے اسوہ حسنہ کے باوصف صدیوں سے مسلمان اس صریح اسلامی حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں اور مسلم ممالک میں عیسائی اقلیت کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا جاتا ہے اس کا کوئی جواز قرآن مجید / سنت مطہرہ اور احادیث مبارکہ میں نہیں ملتا۔ یہ نکتہ ہماری توجہ بلکہ فوری اصلاح کا طالب ہے۔ توقع ہے کہ اس نوع کے بین المذہبی مطالعات کا سلسلہ جاری رہے گا اور مسلم فضلاء بھی یہ اہم خدمت انجام دیں گے کہ امن، اخوت اور انصاف کو پوری انسانیت کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔

# کتابیات

استشراق اور بین المذہبی مطالعات کے لئے مندرجہ ذیل کتب مفید ہیں:

1- M. Mohar Ali, The Qur'an and the Orientalists

2- Norman Daniel, Islam and the West: The Making of An Image

3- Abdur Raheem Kidwai, Image of the Prophet Muhammad (ﷺ) in English Literature

4- مستشرقین اور انگریزی تراجم قرآن (پروفیسر عبدالرحیم قدوائی کے مضامین)، مرتبہ پروفیسر اختر الواسع، البلاغ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۱۵ء

 © 2020Copyright AJIS